بسم اللہ الرحمن الرحیم

بغیر احرام مکہ شریف جانے اور عمرہ کیے بغیر پاکستان آنے والے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے والد صاحب عمرہ کی ادائیگی کے لیے مکہ شریف حاضر ہوئے۔ عمرہ کرنے کے بعد مدینہ شریف چلے گئے۔ ان کی عمر تقریباً ستر سال ہے۔ کافی ضعیف وکمزور ہیں۔ انھوں نے مدینہ شریف سے واپس مکہ شریف آتے ہوئے میقات سے احرام نہیں باندھا اور مکہ شریف پہنچ کر عمرہ بھی نہیں کیا۔ اب اسی طرح وہ پاکستان واپس آ گئے ہیں۔ عرض یہ ہے کہ ان کے لیے کیا شرعی حکم ہے؟

جواب

عند الشرع جو آفاقی شخص مکہ شریف حدود حرم میں جانے کا ارادہ رکھتا ہو اگرچہ حج وعمرہ کے علاوہ کسی اور کام سے ہی ہو، اس کے لیے میقات سے احرام باندھنا ضروری ہے اور بغیر احرام کے میقات سے گزرنا حرام ہے اور اگر کوئی بغیر احرام کے وہاں سے گزر جائے تو اس پر احد النسکین (حج یا عمرہ میں سے کوئی ایک) اور ایک دم لازم ہوتا ہے۔ اور اس پر واجب ہوتا ہے کہ مواقیت میں سے کسی ایک میقات پر واپس جا کر احرام باندھ کر آئے اگرچہ وہ اس کی اپنی میقات نہ ہو۔ پھر اگر وہ اسی سال (یعنی ایام نحر وتشریق گزرنے سے پہلے پہلے) میقات کی طرف جا کر احرام باندھ لے، **خواہ کسی بھی نیت کے ساتھ باندھے**، یہاں تک کہ فرض حج کی نیت سے باندھ لے، تو دم بھی ساقط ہو جاتا ہے اور وہ عمرہ یا حج، جو اس پر لازم ہوا تھا، وہ بھی ذمہ سے اتر جاتا ہے البتہ اگر وہ شخص اسی سال میقات کی طرف نہیں لوٹتا، آئندہ کسی اور سال جاتا ہے تو اب خاص اس عمرہ یا حج کی نیت کرے گا جو بغیر احرام میقات عبور کرنے سے اس پر لازم ہوا تھا، تو دم سے اور اس عمرہ یا حج سے بری الذمہ ہو گا اور اگر خاص بغیر احرام میقات سے گزرنے کے باعث لازم آنے والے حج یا عمرہ کے ارادے سے میقات سے احرام باندھ کر نہیں آئے گا تو نہ دم سے اور نہ اس حج یا عمرے سے بری الذمہ ہو گا لہٰذا صورت مسئولہ میں آپ کے والد صاحب پر مدینہ شریف سے مکہ شریف آتے ہوئے میقات سے احرام باندھنا لازم تھا اور اگر وہ بغیر احرام گزر ہی گئے تھے تو ان پر واجب تھا کہ وہ مواقیت میں سے کسی ایک میقات پر واپس جا کر احرام باندھ کر آتے لیکن جب انھوں نے ایسا نہیں کیا اور اسی طرح وطن واپس آ گئے ہیں تو اب ان پر لازم ہے کہ حج یا عمرے کے ارادے سے میقات سے احرام باندھ کر مکہ جائیں اور جس کا احرام باندھا ہو وہ بجالائیں پھر اگر اسی سال چلے جاتے ہیں تو خاص اس لازم شدہ کی نیت کے بغیر بھی بلا احرام میقات سے گزرنے کے باعث لازم آنے والا حج یا عمرہ ادا ہو جائے گا اور دم بھی ساقط ہو جائے گا اور اگر آئندہ کسی سال جائیں گے تو بغیر احرام میقات سے

گزرنے کے باعث لازم آنے والے خاص حج یا عمرہ کی نیت سے حج یا عمرہ کا احرام میقات سے باندھ کر بجالانے سے بری الذمہ ہو نگے اور دم بھی ساقط ہو جائے گا اور بہر صورت وہ گناہ گار ہوئے ان پر توبہ کرنا بھی واجب ہے۔

معرفۃ السنن والآثار للبیہقی کی حدیث پاک میں ہے "ولا یجاوز المیقات إلا محرما" ترجمہ: میقات سے بغیر احرام کے گزرنا، جائز نہیں ہے۔ (معرفۃ السنن والاثار للبیہقی، جلد 07، صفحہ 99، دار الوفاء، المنصورۃ، القاہرۃ، مصر)

فتح القدیر میں ہے "الآفاقی اذا انتہی الیہا علی قصد دخول مکۃ فعلیہ أن یحرم سواء قصد الحج أو العمرۃ أو لم یقصد عندنا، لقولہ علیہ الصلاۃ والسلام: "لا یجاوز أحد المیقات إلا محرما" ولأن وجوب الإحرام؛ لتعظیم ہذہ البقعۃ الشریفۃ فیستوی فیہ التاجر والمعتمر وغیرہما" ترجمہ: آفاقی جب مکہ میں داخل ہونے کے قصد سے میقات پر آجائے تو چاہے حج کا ارادہ ہو یا عمرہ کا یا ارادہ نہ ہو تو ہمارے نزدیک اس پر احرام باندھنا لازم ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کی وجہ سے کہ: "میقات سے کوئی بھی بغیر احرام کے نہ گزرے۔" کیونکہ اس ارض مقدسہ کی تعظیم کی وجہ سے احرام واجب ہے اس میں تاجر، عمرہ کرنے والے اور ان کے علاوہ سب برابر ہیں۔ (فتح القدیر، جلد 3، صفحہ 111، دار الفکر، بیروت)

تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے "(وحرم تأخیر الإحرام عنہا لمن) أي لآفاقي (قصد دخول مکۃ) یعني الحرم (ولو لحاجۃ) غیر الحج" ترجمہ: ہر وہ آفاقی شخص جس کا مکۃ المکرمہ حدود حرم میں جانے کا ارادہ ہو اگرچہ حج کے علاوہ کسی اور کام سے اس کے لیے حرام ہے کہ وہ میقات سے احرام کو موخر کرے یعنی میقات سے بغیر احرام باندھے گزر جائے۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار، کتاب الحج، فی المواقیت، جلد 3، صفحہ 551، مطبوعہ کوئٹہ)

مذکورہ بالا عبارت کے تحت علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "فعلیہ العود إلی میقات منہا وإن لم یکن میقاتہ لیحرم منہ، وإلا فعلیہ دم" ترجمہ: جو کوئی بغیر احرام کے میقات سے گزر گیا پس اس پر ان مواقیت میں سے کسی ایک میقات کی طرف لوٹ کر جانا واجب ہے تاکہ وہاں سے احرام باندھے اگرچہ وہ اس کی اپنی میقات نہ ہو اور اگر اس نے ایسا نہ کیا تو اس پر دم لازم ہے۔ (رد المختار، کتاب الحج، فی المواقیت، جلد 3، صفحہ 551، مطبوعہ کوئٹہ)

حرم مکہ کے ارادے سے آنے والا آفاقی اگر میقات سے احرام کے بغیر گزر جائے تو اس پر دو چیزیں لازم آتی ہیں: ایک دم اور دوسرا نسک یعنی ایک حج یا عمرہ، چنانچہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ ایک مسئلے کے ضمن میں رد المحتار میں لکھتے ہیں: "لأن الواجب علیہ بدخول مکۃ بلا إحرام أمران: الدم والنسک" ترجمہ: کیونکہ بغیر احرام مکہ میں داخل ہونے کی وجہ سے اس پر دو امور لازم ہوئے تھے (1) دم (2) حج یا عمرہ۔ (رد المحتار مع الدر المختار، باب جنایات الحج، ج 02، ص 583، دار الفکر، بیروت)

ملا رحمت اللہ سندھی حنفی "لباب المناسک" میں اور ملا علی قاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں "ومن دخل" ای من اہل الآفاق "مکۃ" او الحرم" "بغیر احرام فعلیہ احد النسکین" ای من الحج او العمرۃ، وکذا علیہ دم المجاوزۃ او لعود "فان عاد الی میقات من عامہ فاحرم" "بحج فرض" "ای اداء" "او قضاء او نذر او عمرۃ نذر" "او قضاء" "وکذا عمرۃ سنۃ و مستحبۃ" "سقط بہ" "ای تلبیتہ للاحرام من الوقت" "مالزمہ بالدخول من النسک" "ای الغیر المتعین، "ودم المجاوزۃ وان لم ینو" "ای بالاحرام" "عما لزمہ ای بالخصوص

لا ن المقصود تحصيل تعظيم البقعة، وهو حاصل فی ضمن كل ما ذكر، وهذا استحسان، والقياس ان لا يسقط ولا يجوز الا ان ينوی ما وجب عليه للدخول وهو قول زفر: كما لو تحولت السنة، فانه لا يجزيه الا بالا تفاق عما لزمه الا بتعيين النية، ولعل الفرق بين الصورتين عند الائمة الثلاثة ان السنة الاولی كالمعيار لما التزمه، فيندرج فی ضمن مطلق النية ومقيدها بخلاف السنة القابلة لانها ليست لما ذكرناه قابلة" یعنی اہل آفاق میں سے جو مکہ یا حرم بغیر احرام کے داخل ہوا تو اس پر دو نُسک یعنی حج و عمرہ میں سے ایک لازم ہے، اور اسی طرح بغیر احرام کے میقات سے گزرنے کا دم یا میقات کو احرام کے لیے لوٹنا لازم ہے، پس اگر وہ اسی سال میقات کو لوٹا پھر وہاں سے حج فرض ادا یا قضا یا نذر یا عمرہ نذر یا قضا کا احرام باندھا، اسی طرح عمرہ سنت یا عمرہ مستحبہ کا احرام باندھا تو میقات سے احرام کی تلبیہ کہنے سے اس پر جو غیر متعین نسک (حج یا عمرہ) بغیر احرام داخل ہونے کے سبب لازم ہوا تھا وہ ساقط ہو گیا اور بغیر احرام کے میقات سے گزرنے کا دم (بھی) ساقط ہو گیا، اگرچہ اس نے اسی احرام میں خصوصا اسی کی نیت نہ کی جو اسے لازم ہوا، کیونکہ مقصد تو (اس) خطہ کی تعظیم کا حصول ہے اور وہ سب (یعنی حج و عمرہ ادا و قضا، نذر و سنت) کے ضمن میں حاصل ہو جاتا ہے اور یہ استحساناً ہے اور قیاس یہ ہے کہ ساقط نہ ہو اور اس کی نیت کیے بغیر جائز نہ ہو جو حرم میں بغیر احرام کے داخل ہونے کے سبب واجب ہوا، یہ امام زفر کا قول ہے جیسا کہ سال بدل جائے تو اس وقت اس کے ذمہ جو (عبادت حج یا عمرہ) لازم ہوا تھا وہ نیت کی تعیین کے بغیر بالاتفاق جائز نہ ہو گا۔ دونوں صورتوں (یعنی بلا احرام میقات سے گزرنے کے بعد اسی سال واپس میقات سے احرام باندھنے اور دوسری صورت یہ ہے کہ دوسرے سال میقات سے احرام باندھنے) میں ائمہ ثلاثہ کے نزدیک فرق شاید یہ ہے کہ جس کا اس شخص سے التزام کیا ہے، پہلا سال اس کے لیے مثل معیار کے ہے تو وہ مطلق اور مقید نیت (دونوں) کے تحت داخل ہو گا، بخلاف آئندہ سال کے کہ یہ سال اسے قبول کرنے والا نہیں جسے ہم نے ذکر کیا۔ (المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط، فصل فی مجاوزۃ المیقات بغیر احرام، صفحہ 98، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

تحفۃ الفقہاء میں ہے "ثم الآفاقي إذا لزمه الحج أو العمرة بسبب مجاوزته الميقات في دخول مكة من غير إحرام فأحرم في تلك السنة لما وجب عليه بسبب المجاوزة أو لحجة الإسلام أو للحجة التي وجبت عليه بسبب النذر فإنه يسقط عنه ما وجب عليه بسبب المجاوزة ۔۔۔ ولو تحولت السنة لا يسقط عنه إلا بتعيين النية بالإجماع لأنه صار دينا عليه فلا بد من تعيين النية"

ترجمہ: پھر آفاقی پر جب مکہ میں داخل ہونے کے لئے میقات سے بغیر احرام گزرنے کی وجہ سے حج یا عمرہ لازم ہوا اور اس نے اسی سال، اس لازم ہونے والے حج یا عمرے یا فرض حج یا اپنے اوپر منت کی وجہ سے واجب حج کی نیت سے احرام باندھا تو میقات سے بغیر احرام گزرنے کے سبب لازم ہونے والا حج یا عمرہ بھی ساقط ہو جائے گا اور اگر یہ سال گزر گیا تو متعین کئے بغیر بالاجماع ساقط نہ ہو گا کیونکہ وہ اس کے ذمہ دَین بن چکا ہے تو تعیینِ نیت ضروری ہے۔ (تحفۃ الفقہاء، کتاب المناسک، باب الاحرام، ج 1، ص 398، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

یہاں اسی سال جانے سے مراد ایام نحر و تشریق گزرنے سے پہلے پہلے جا کر کرنا ہے اور اگر ایام نحر و تشریق کے بعد گیا تو اگلا سال شمار ہو گا چنانچہ البحر الرائق شرح کنز الدقائق میں بغیر احرام میقات سے گزرنے والے کے اسی سال اور آئندہ سال آنے کے حوالے سے

مسائل بیان کرتے ہوئے لکھا ہے "فإن قلت: سلمنا أن الحجة بتحول السنة تصير دينا، ولكن لا نسلم أن العمرة تصير دينا؛ لأنها غير مؤقتة قلت: لا شك أن العمرة يكره تركها إلى آخر أيام النحر والتشريق فإذا أخرها إلى وقت يكره صار كالمفوت لها فصارت دينا كذا في غاية البيان" ترجمہ: پس اگر آپ یہ کہیں کہ ہم یہ تو تسلیم کرتے ہیں کہ سال بدل جانے سے حج ذمہ پر دین ہو جاتا ہے لیکن یہ تسلیم نہیں کرتے کہ عمرہ بھی دین ہو جاتا ہے کیونکہ عمرہ غیر موقت عبادت ہے۔ تو میں کہتا ہوں: بیشک عمرے کو ایام نحر و تشریق کے آخر تک چھوڑے رکھنا مکروہ ہے پس جب اسے مکروہ وقت تک موخر کیا تو یہ اسے فوت کرنے کی طرح ہوگیا پس وہ دین ہوگیا جیسا کہ غایۃ البیان میں ہے۔ (البحر الرائق شرح کنز الدقائق، باب مجاوزۃ المیقات بغیر احرام، جلد 3، صفحہ 53، مطبوعہ بیروت)

فتاوی حج و عمرہ میں ہے "ایک شخص پاکستان سے عمرہ کرنے کے ارادہ سے مکہ مکرمہ آیا اس نے وہیں سے عمرہ کا احرام باندھا تھا مکہ مکرمہ آکر عمرہ ادا کیا پھر مدینہ منورہ چلا گیا، وہاں سے واپس مکہ بغیر احرام کے آیا، یہاں اس نے کوئی عمرہ بھی ادا نہ کیا اس طرح وہ جدہ، وہاں سے کراچی پاکستان چلا گیا، اس صورت میں اس پر کوئی دم وغیرہ لازم ہوگا یا نہیں؟

الجواب: ۔۔۔۔۔ صورت مسئولہ میں اس شخص پر لازم ہے وہ مکہ کو حج یا عمرہ کے احرام کے ساتھ آئے، اگر اسی سال آتا ہے تو تعین ضروری نہیں، اس سے حج یا عمرہ کا احرام آنا اور دم دونوں ساقط ہو جائیں گے **اور اگر اس سال نہیں آتا تو سقوطِ نسک و دم کے لئے تعین نیت ضروری ہوگا اور ہر صورت میں توبہ لازم ہوگی۔**" (فتاوی حج و عمرہ، ج 1، ص 116، 120، جمعیت اشاعت اہلسنت، پاکستان)

البحر العمیق میں ہے "والدم شاة او سبع بدنة صفتها صفة الاضحية" اور دم بکری یا بدنہ (گائے اونٹ) کا ساتواں حصہ ہے اس کے اوصاف وہی ہیں جو قربانی کے جانور میں ہوتے ہیں۔ (البحر العمیق، جلد 2، صفحہ 822، مطبوعہ موسسۃ الریان، المکتبۃ المکیہ)

بسوط للسرخسی میں ہے "كل دم وجب عليه بطريق الكفارة في شيء من أمر الحج أو العمرة فإنه لا يجزئه ذبحه إلا في الحرم" ترجمہ: ہر وہ دم جو حج یا عمرے کے امور میں سے کسی شی کے بدلے میں بطور کفارہ واجب ہو تو اس کا حرم کے سوا کسی اور جگہ ذبح کرنا کافی نہیں۔ (بسوط للسرخسی، کتاب الحج، باب الحلق، جلد 4، صفحہ 75، دار المعرفۃ بیروت)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

مصدق: مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: JTL-0867

تاریخ اجراء: 25 شعبان المعظم 1444ھ / 18 مارچ 2023ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net